بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَجْعَلْ فِىْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۔(الحشر ۱۰)

اور نہ بنا ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کینہ ۔

انجینئر محمد علی مرزا --- رافضیت، سُنیت کے لِبادے میں

تحریر:- پروفیسر ڈاکٹر سردار فیاض الحسن

PhD. United States of America

تعارف

میں انجینئر محمد علی مرزا صاحب کو ذاتی طور پر تو نہیں جانتا البتہ نظریاتی شناسائی اُن سے کوئی چار سال پُرانی ہے۔ یہ اُن دنوں کی بات ہے جب میں قصیم یونیورسٹی سعودی عرب میں تدریس کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ ان دنوں علمائے متکلمین کی بحثیں میرے زیر مطالعہ تھیں۔ مرزا صاحب چونکہ نیٹ کے بادشاہ ہیں اور ایسے بادشاہ لوگوں سے ملاقات آج کے اس جدید دور میں اہل علم کی مجالس کے بجائے نیٹ سرفنگ کے دوران ہی ممکن ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک دن فیس بک پر ان سے ملاقات ہو گئی۔ کسی نے ان کے اختلافی مسائل پر مشتمل چند رنگین پمفلٹس (جن کو وہ ریسرچ پیپرز کہتے ہیں) اور یوٹیوب پر ایک دو کلپس شئیر کئے ہوئے تھے جن کو سننے کے بعد میں نے اسی جگہ کمنٹس لکھ دیے تھے یہ صاحب مستقبل میں اپنا کوئی نیا فرقہ ضرور کھڑا کریں گے اس کے آثار واضع تھے کیونکہ وہ ساری دنیا کے قدیم اور جدید علمائے کرام کو غلط کہہ رہے تھے۔ اس وقت تو ان محترم کی بظاہر شیر خوارگی کا زمانہ تھا اس لئے ان کے متعلق بڑی کوشش کے باوجود بھی مجھے ان کے خلاف علمائے کرام کا کوئی رد نہ مل سکا۔ اور میرے علم کے مطابق اب بھی کسی معتبر عالم دین کی طرف سے ان کی منحرف آئیڈالوجی کا سنجیدگی کے ساتھ کوئی رد موجود نہیں ہے۔

شائد اس کی وجہ یہ ہے کہ مرزا صاحب چونکہ انٹرنیٹ کی دنیا کے باسی ہیں جبکہ ہمارے علمائے کرام نیٹ کی طرف تو کوئی خاص نظر التفات فرماتے نہیں ہیں۔ اول دن سے ہی مرزا صاحب کے بارے میں میری پرسیپشن یہ تھی کہ آپ جناب کوئی عالم دین نہیں ہیں۔ جب میں اپنے ان خیالات کا اظہار کیا تو میرے کئی ایک انٹرنیٹی دوستوں نے تعجب کا اظہار فرمایا۔ حالانکہ اس بات کا احساس خود جناب مرزا صاحب کو بھی ہے کہ وہ کوئی سرٹیفائیڈ اور ایکریڈیٹڈ عالم نہیں ہیں۔ اس پر انہوں نے ویڈیو لیکچرز بھی ریکارڈ کرایے ہوئے

ہیں۔ میں دوستوں کو سمجھاتا ہوں کہ جس طرح ایک میڈیکل ڈاکٹر، میڈیکل کالج میں داخلہ لئے بغیر، ایک انجینئر، انجینئرنگ کالج میں داخلہ لئے بغیر نہیں بن سکتا حتی کہ ایک ڈرائیور لائسنس حاصل کئے بغیر گاڑی نہیں چلا سکتا اور اگر چلائے گا تو چالان ہو جائے گا ۔ آخر کیا دین کا عالم ہونا اتنا ہی سستا کام ہے کہ جس کا جی چاہئے دعوی کر دے اور جو بھی جبہ اور دستار بازار سے خرید کر پہن لے اور آ دھمکے ہم اُسے عالم دین تصور کر لیں گے ! نہیں، نہیں اب ہمیں دیکھنا ہو گا کہ یہ جو صاحب دین کے عنوانات پر مقالہ تحریر کر رہے ہیں ان کا اپنا سٹیٹس کیا ہے کیا انہوں نے متعلقہ مضامین پر مشتمل کورس ورک بھی کیا ہوا ہے یا نہیں؟ یا بغیر کورس ورک کیئے ہوئے اور پروپوزل کی منظوری کے بغیر ہی تھیسز لکھنے بیٹھ گئے ہیں۔ خیر آپ کے علمی کمالات کا اندازہ تو اسی وقت ہو جاتا ہے جب یہ اپنے رنگین پمفلٹس کو ریسرچ پیپرز کا نام دے کر لاؤڈ سپیکر پر اعلان کرتے پھرتے ہیں۔ میرے خیال میں ان صاحب کو تو ریسرچ اور سرچ کا فرق معلوم کرنا چاہیئے۔ چلیں اپنے قارئین کے لئے ہم ہی اس فرق کو یہاں بیان کر دیتے ہیں۔

Search and research are the two very confusing words in the English language. Search can be as simple as you are looking for your pen or pencil whereas research is much more than that. Research is the systematic investigation and study of materials and sources **to establish facts and reach at new conclusions.** So it shapes people's understanding of the world at large

مرزا صاحب کے رنگین پمفلٹس کو سرچ کا نام تو دیا جا سکتا ہے لیکن ریسرچ کا ہرگز نہیں۔ ریسرچ میں فیکٹس اسٹیبلش کرنے کے بعد ایک نئے نتیجے پر پہنچنا پڑتا ہے جو دین میں ممکن نھیں۔ کیونکہ دین میں فیکٹس پہلے سے اسٹیبلشڈ ہیں اور نتیجہ بھی واضع ہے۔ پھر اس پر مالک کائنات کا ارشاد بھی ہے۔

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًاط

سورۃ المائدۃ، آیت نمبر 3

"آج مکمل کر دیا ہے میں نے تمہارے لئے تمہارا دین اور پوری کر دی تم پر اپنی نعمت اور پسند کر لیا ہے تمہارے لئے اسلام کو بطور دین۔"

خیر اس بات پر بھی کوئی اعتراض نہ تھا بے شک مرزا صاحب **اپنی سرچ کو ریسرچ کا نام دیتے رہتے** لیکن جب انہوں نے سُنی بن کر اور حُبِ علی رضی اللہ عنہ کا لبادہ اوڑھ کر اصحاب ذی وقار رضی اللہ عنہم کی عدالت کو تقیہ اور کتمان کی چادر کی اوٹ میں نشانہ بنانا شروع کیا تو ہم

نے بھی چُپ کی چادر اوڑھنا مناسب نہ سمجھا۔ابتدا میں تو مرزا صاحب بزرگانِ دین کو ان کی عبارات کو پَریگمیٹک مس انڈر سٹینڈنگ کی وجہ سے تنقید کا نشانہ بناتے رہے لیکن ہم نے مرزا صاحب کے رد میں قلم اٹھانا اس لئے مناسب نہ سمجھا کہ ہر آدمی کو حق ہے کہ وہ کسی سے بھی علمی اختلاف کر سکتا ہے۔اگرچہ وہ بھی احترام کے داہرے میں ہونا چاہئے۔لیکن جب جناب کی توپوں کا رخ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب مڑا تو ایسے میں چپ رہنے کو ہم نے بھی منافقت سمجھا۔اور اس ضمن میں ہم نے علمائے ذی وقار سے حدیث سرکار مدینہ قرار قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی سن رکھی تھی کہ: "اذاظہرت البدع اوقال الفتن یفعل ذلک فعلیه لعنته الله و الملا ئکة والناس و سب اصحابی فلیظهر العالم علمه و من لم اجمعین ولا یقبل الله منه صرفا ولا عدلآ ۔۔۔" (مرقاة شرح مشكواة، جلد نمبر11 صفحه نمبر 273)

جب فتنے یا فرمایا بدعتیں ظاہر ہونے لگیں اور میرے صحابہ کو برا بھلا کہا جانے لگے تو چاہیے کہ عالم اپنا علم ظاہر کرے جس نے ایسا نہ کیا اس پر اللہ کی اور سب لوگوں کی لعنت۔اللہ تعالی نہ اس کی کوئی نفل عبادت قبول کرے گا اور نہ کوئی فرض عبادت۔

لہذا ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم اپنے علم کے مطابق مرزا صاحب کے تمام مطاعن بر صحابہ رضی اللہ عنہم کو علمی دلائل سے رد کرتے ہوئے ان کی اصل حقیقت کو تشت ازبام کریں گے،ان شاءاللہ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق اہل سنت والجماعت کا عقیدہ

امام جعفر احمد بن محمد الطحاویؒ(توفی سنہ 321ھ) فرماتے ہیں:

"وَنُحِبُ اصحابُ النبیﷺولاتفرطُ فی حبِ احد منهم، ولا نتبرأُمن احد منهم، و نبغض مَن یبغضهم،وبغیر الخیرِ یذکُرُهم ولا نذ کرهم،الا بخیر و نری حبهم دینا و ایمانا و احسا نا،و بغضهم کفرا و شقاقا و نفاقا و طغیانا"۔(متن العقيدة الطحاوية، صفحة:26، طبعة: دار طيبة للنشر والتواضع المملكةالعربيةالسعودية)

ترجمعه: ہم اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہیں اور ہم ان میں سے کسی کی محبت میں اس کے حق سے زیادہ نہیں بڑھتے۔اور نہ ہی ان میں سے کسی سے برات کا اظہار کرتے ہیں۔ہم اس سے بغض رکھتے ہیں جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بغض رکھتا ہے۔ہم اس سے بھی بغض رکھتے ہیں جو ان کا اچھے انداز میں نام نھیں لیتا۔ہم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

کا تذکرہ انتہائی محبت بھرے انداز سے کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی محنت دین، ایمان اور احسان کی علامت ہے اور ان سے بغض کفر، نفاق اور سرکشی ہے۔

-

یہ ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متعلق اہل سنت والجماعت کا عقیدہ۔ امام طحاویؒ نے چند سطور میں گویا کوزے میں دریا بند کر دیا ہے۔ اور مسلمانوں کے ایمان کے شہر کو برباد ہونے سے بچالیا ہے۔ محمد علی مرزا صاحب، غلام احمد مرزا کو فالو کرتے ہوئے گزشتہ کئی سالوں سے دھیرے دھیرے عقائد کے بیانات کی آڑ میں سنیت کے کھیت میں رافضیت کی فصل بَو رہے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس قسم کی نقب زنی لگانے کے لئے تاریخ میں پہلے بھی کئی کردار وارد ہوتے رہے ہیں لیکن وہ سید الاولین ولاخرین ﷺ کی لہلاتی کھیتی کا کچھ بھی تو نہیں بگاڑ سکے۔ اور بگاڑ بھی کیسے سکتے ہیں جبکہ ان حضرات کی شان قرآن کی آیات بن کر اتر چکی ہیں، اور آیات کے تحفظ کی زمداری تو خود خدا نے اٹھا رکھی ہے۔

صحابی کی تعریف بخاری شریف سے

سیدنا حضرت امام بخاریؒ نے (62)-کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ کے تحت (1) باب فضائل اصحاب النبی ﷺ قائم کرکے باب کے ٹائٹل ہی میں صحابی کی تعریف کر دی ہے۔ آپؒ لکھتے ہیں: " وَمَن صَاحِبَ النبی ﷺ او رَاٰہُ من المسلمینَ فھو من اصحابہ " ترجمہ: جس شخص نے نبی ﷺ کی صحبت (ایمان کے ساتھ) پائی یا بحالت ایمان (آپ ﷺ) کو دیکھ لیا وہ صحابی ہے (خواہ مومن کی عمر جو بھی ہو)۔ حوالہ: الکتب السنۃ: بخاری شریف ، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ نمبر 296۔ مکتبہ دارالسلام ریاض الطبعۃ الرابعۃ 1429ھ۔

صحابہ رضی اللہ عنہم کو گالیاں دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین"" ترجمہ: جس شخص نے میرے صحابہ کرام کو گالیاں دیں اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔(حوالہ: الطبرانی فی الکبیر ، 3-174وانظر: الصحیحۃ للالبانی:2340)

اسلام نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر جرح و تنقید کا حق کسی کو نہیں دیا

Semantically جرح کا معنی ہے زخمی کرنا۔ اہل علم کے ہاں کسی کے عیب اور نقص کو بیان کرنا ہے۔ جرح کا متضاد تعدیل ہے اہل علم کے ہاں کسی کے دیانتدار ہونے کو بیان کرنا تعدیل کہلاتا ہے۔

(عقائد اہل السنہ والجماعۃ از مفتی زین العابدین، ص:172،173)

صحابہ کرام تنقید سے بالاتر ہیں۔ ہماری اپنی زبان اردو میں نکتہ چینی کرنے اور کسی میں نقص کے اظہار کو تنقید کہتے ہیں۔

تنقید کی دو وجوہات Two reasons of criticism

ایک آدمی جو علم، عمل اور فن میں ماہر ہوتا ہے وہ اپنے سے کم درجے کے آدمی پر تنقید کرکے اس کے کمزور پہلوؤں کو اجاگر کرتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ کوئی علمی، عملی اور فنی برتری تو نہ رکھتا ہو مگر محض اپنے وہم و گمان کی بنیاد پر دوسروں پر تنقید کرتا ہو۔ یہ دوسری وجہ تنقید حماقت یا تکبر کی وجہ سے ہوتی ہے۔ امام بخاریؒ جیسے جید اہل علم کو تو کسی صحابی پر تنقید کی جرات نہیں ہوئی مگر اب ان جیسے چھوٹے، چھوٹے بونے، اصحاب ذی وقار رضی اللہ عنہم کے کردار کو داغ دار کر رہے ہیں تو یہ اپنے آپ کو کیا باور کرانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالی تو صحابہ کے بارے میں کہتے ہیں"ولکن اللہ حبب الیکم الایمان و زینہُ فی قلوبکم و کرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیانطاولیک ھم الراشدون"۔ (الحجرات آیت نمبر 7) ترجمعہ: لیکن اللہ تعالی نے ایمان کو ان کے دلوں میں محبوب بنادیا اور (ان کے دلوں میں ایمان) آراستہ کر دیا ہے اور کفر اور فسق اور گناہ کو ان کے نزدیک ناپسندیدہ اور برا بنادیا ہے۔ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں (اس کے فضل اور رحمت کی وجہ سے)

اب اصحاب سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس مختصر سی بحث کے بعد انجینئر محمد علی مرزا کے نظریات کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

کیا حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کاتب وحی تھے؟

جی ہاں سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کاتب وحی تھے۔ اگرچہ انجینئر محمد علی مرزا صاحب کئی ایک حیلوں اور بہانوں سے اور بہت مہارت اور چابکدستی اور بڑے انجینئرڈ طریقے کے ساتھ سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ہاتھوں سے وہ مبارک قلم چھیننا چاہتے ہیں جو سرکار دوعالم ﷺ نے وحی الہی کے لکھنے کے لئے آپ کو عطا کیا تھا لیکن یہ اب ناممکن بات ہے۔ ذلت اور خواری اُن لوگوں کا مقدر بن کے رہے گی جو آسمان ہدایت کے ستاروں پر تھوکنے کی کوشش کریں گے۔

Mirza mentions Hazarat Moaviah allegedly with Apostates

مرزاصاحب کا مبینہ طور پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مرتدین کے ساتھ ذکر کرنا

انجینئر محمد علی مرزا اپنے ایک تازہ لیکچر میں بڑی شدت کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وحی ہونے کا انکار کرتے ہیں مسئلہ نمبر116 سی کے تحت "کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی تھے؟"کا عنوان قائم کرکے کچھ صحیح روایات کا حوالہ دے کر ان سے انجینئرڈ قسم کا مطلب نکالتے ہوئے بڑے بڑے توہین آمیز اور رافضانہ انداز میں آپ کے کاتب وحی ہونے کا نہ صرف انکار کرتے ہیں بلکہ ایک قرطاس ابیض حضرت معاویہ پر پڑھتے ہیں اور اوپر سے بڑی ڈھٹائی کے ساتھ اپنے آپ کو منصف مزاج کہتے ہوئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کا اقرار بھی کرتے ہیں۔ وہ بھی مجبوری میں کرتے ہیں کیوں کہ ابھی انھوں نے سنیت کے لبادے میں مزید شیعت پھیلانی ہے لیکن ہم اس مضمون میں مرزاصاحب کی اوڑھی ہوئی ردائے تقیہ و کتمان کو چاک کردیں گے۔ ان شااللہ۔ ذیل میں انجینئر محمد علی مرزا کی انجینئرڈ گفتگو کا لنک ہے جس کو آپ خود سن سکتے ہیں:

116-c-Mas'alah : Kia Hazrat-e-MOAVIAH r.a Katib-e-WAHI thay ? Hifazat-e-QUR'AN & Faza'il-e-MOAVIAH(http://ahlesunnatpak.com/116-c-masalah-kia-hazrat-e-moaviah-r-a-katib-e-wahi-thay-)

ستروان غیبی خبر والا معجزہ اور اس کے بیان میں انجینئیر صاحب کی انجینئیرڈغلط بیانی

اپنے ویڈیو کلپ میں اس مقام پہ آکر انجینئر صاحب کی بغض معاویہ رضی اللہ عنہ والی رگ ایک مرتبہ پھر پھڑک اٹھتی ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا ذکر ان دو کاتبین کے ساتھ کرتے ہیں جو مرتد ہو گئے تھے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکھا کرتے تھے جن میں سے ایک کا ذکر صحیح بخاری حدیث نمبر 3617 میں، صحیح مسلم حدیث نمبر میں 7040، اور مشکواۃ المصابیح حدیث نمبر 5898 میں آیاہے۔ اور ان تینوں کتب میں ان مقامات پر اس آدمی کا نام نہیں آیا۔ البتہ دوسرے آدمی کا نام نسائی شریف کی حدیث نمبر 4074 میں عبداللہ بن سعد بن ابی سرح آیاہے۔ اور یہی بعد میں توبہ کرکے پھر سے اسلام میں داخل ہو گئے تھے۔ یہاں مرزاصاحب نے نسائی کی حدیث نمبر 4072 کا حوالہ بھی دیاہے۔

(سنن نسائی كتاب المُحاربة، باب توبه المرتد حديث نمبر:4072/4074، صفحه نمبر2354۔ مكتبه دارالسلام رياض الطبعة الرابعة)،

اس کے علاوہ مذکورہ بالا بخاری، مسلم اور مشکواۃ کی احادیث مکمل متن کے ساتھ ذیل میں پیش کی جاتی ہیں، آپ ان کو ملاحظہ کیجیے ،خود اصل متن کا مطالعہ فرمایئے اس کے بعد آخر میں ہم آپ کو مرزاصاحب کی مزید رافضانہ چالوں سے آگاہ کریں گے

صحیح البخاری، کتاب المناقب: بابُ علاماتِ النبوۃِ فی الاسلام

صفحہ نمبر 294۔ حدیث نمبر 3617 مکتبہ دارالسلام ریاض الطبعۃ الرابعۃ

٣٦١٧ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ، وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ، فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَعَادَ نَصْرَانِيًّا، فَكَانَ يَقُولُ: مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ، فَأَمَاتَهُ اللهُ فَدَفَنُوهُ، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا: هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ، لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ، فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ، فَقَالُوا: هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ خَارِجَ الْقَبْرِ، فَحَفَرُوا لَهُ، فَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا، فَأَصْبَحَ قَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ، فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ، فَأَلْقَوْهُ.

صحیح مسلم، کتاب و بابُ صفات المنافقین واحکامھم

صفحہ نمبر1163۔ حدیث نمبر8040 مکتبہ دارالسلام ریاض الطبعۃ الرابعۃ

٧٠٤٠- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ مِنَّا رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَدْ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى لَحِقَ بِأَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَرَفَعُوهُ قَالُوا هَذَا قَدْ كَانَ يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ فَأُعْجِبُوا بِهِ فَمَا لَبِثَ أَنْ قَصَمَ اللهُ عُنُقَهُ فِيهِمْ فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا فَتَرَكُوهُ مَنْبُوذًا.

مشکواۃ المصابیح حدیث نمبر،5898ج:(3)ص:(451) کتاب الفضائل االشمائل باب فی ال؛معجزات،مکتبہ

اسلامیہ لاہور2013

٥٨٩٨: وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ، وَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ)). فَأَخْبَرَنِيْ أَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِيْ مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوْذًا، فَقَالَ: مَا شَأْنُ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

تم جو اتنا چلا رہے ہو--- کیابات ہے جس کو چُھپا رہے ہو

مرزاصاحب ارتداد اختیار کرنے والے جن اشخاص کو چلا چلا کر پہنچے ہوئے کاتبینِ وحی کہتے ہیں ان کے لئے ان احادیث میں " سرے سے کاتبِ وحی " کے الفاظ آئے ہی نہیں۔ آپ کی آسانی کے لئے ان الفاظ کو ہم مندرجہ ذیل جدول میں نقل کر کے مرزاصاحب سے کہیں گے کہ ان الفاظ کا کوئی انجینئرڈ قسم کاٹرانسلیشن نکالیں دیں۔ جو کاتب وحی بنتا ہو۔

نام کتاب	حدیث نمبر	الفاظِ روایت
بخاری	3617	فَكانَ يكتبُ لنبیﷺ
مسلم	7040	وَ كان يكتبُ لرَسُول الله صلى عليه وسلم
مشکواۃ	5898	كانَ يكتبُ لنبیﷺ
نسائی	4074	كان يكتبُ لرَسُول الله صلى عليه وسلم

میرا اس مقام پر مرزاصاحب سے علمی مطالبہ ہے کہ بتائیں وہ روایت کے ان الفاظ میں"كاتبِ وحی" عربی کے کن الفاظ کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ مرتدین کو آپ اونچے درجے کے کاتبین وحی مان رہے ہیں۔ اور اللہ سے ڈرتے نہیں، کوئی حیا بھی ہوتا ہے حضرت معاویہ کو آپ سفارشی منشی کہہ رہے ہیں۔ اگر آپ فن ترجمہ سے نا آشنا ہیں تو کوئی بات نہیں۔لِنگوسٹکس میرا سبجیکٹ ہے ترجمہ کی تعریف ہم کر دیتے ہیں۔

"Translation is a linguistic activity in which a piece of information from the SOURCE TEXT is transferred into the TARGET TEXT with minimum TRANSLATION LOSS."

مرزاصاحب ٹرانسلیشن کی یہ تعریف میں آپ کو ہدیہ کر رہا ہوں۔ اس کو سمجھئے اور عبارات کا صحیح ترجمہ کر کے گستاخیِ اصحابِ سید الابرار ﷺ سے بچیئے۔

کیا کاتب وحی ہونا کوئی اعزاز کی بات نہیں؟

مرزا صاحب اپنے اسی وڈیو کلپ میں اس مُرتد کا ذکر کرتے ہوئے کہتے جس کا ذکر بخاری، مسلم اور مشکواۃ کی روایت میں آیا ہے:

"۔۔۔کاتب وحی تھا کوئی عام کاتب وحی بھی نہیں تھا۔ جس نے سورہ بقرہ اور سورۃ ال عمران آپ ﷺ سے خود پڑھی ہوئی تھی۔ تو وہ مرتد ہو گیا۔ اس حوالے سے میں ڈیٹیلڈ گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ کہ بھائیو یہ بڑا ڈر جانے کا مقام ہے۔ ہمیں اللہ تعالی سے دعا کرنی چاہیے۔ اللہ تعالی بڑا بے پرواہے۔ یعنی کاتب وحی ہونا اگر کوئی ٹائٹل ہے اور اس ٹائٹل سے کوئی فائدہ ہونا ہوتا تو اس شخص کو ہو جاتا جس کی لاش اٹھا کر مار دی گئی۔ یعنی اللہ تعالی آپ ﷺ کی اس خدمت کرنے کی برکت سے بچالیتا کہ وہ مرتد نہ ہوتا اور یہ غلط حرکتیں نہ کرتا۔ ایسا نہیں ہوا۔۔۔" (Track Start Time 3:42 ---4:21)

اس کے بعد مرزا صاحب قران پاک کو اپنے ہاتھوں میں بار بار لہرا کر کہتے ہیں کہ بھائیو یہ قرآن پاک اپنی حفاظت کے لئے کسی کاتب اس اس وحی کا محتاج نہیں ہے۔ یہ کتاب تواتر کے ساتھ نقل ہوئی ہے کسی کاتب وحی کی وجہ سے نہیں۔

اسکی حفاظت کا ذُمہ (**ذِمہ**) خود اللہ نے اپنے اوپر لیا ہوا ہے۔ اور یہاں آکر گھما **پھرا کر روافض کی طرف سے ان کے نظریہ تحریف قران کی تردید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ پراپگنڈا ہے کہ شیعوں کا کوئی اور قران ہے۔ آپ ان کی مساجد سے جا کر اٹھا کر پڑھیں یہی قران ہے۔ سعودی عرب سے بلو بائینڈنگ اور شام کے رائیٹر طلحہ یسین کا ریڈ بائینڈنگ کے ساتھ تہران سے چھپتا ہے وغیرہ، وغیرہ۔**

پھر سنن نسائی والے مرتد کاتب وحی کا ذکر کرتے ہیں جن کو بعد میں توبہ بھی نصیب ہوئی۔ اسکے بعد متصل ارشاد فرماتے ہیں:

"اسی طریقے سے ایک تیسرے کاتب وحی بھی ہیں حضرتِ معاویہ ابن ابی سفیان جن کا ذکر صحیح مسلم میں اشارتاً ملتا ہے کہ کاتب تھے۔ وحی کا لفظ موجود نہیں صرف کاتب۔۔۔۔" (Track Time 09:36 ---43:14)

اس کے بعد مرزا صاحب بخاری شریف کی حدیث نمبر 4986 کے حوالے سے حضرت زید بن ثابت کے قران جمع کرنے کا واقع ایک عجیب انداز کے ساتھ نقل کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں۔ اس پر تبصرہ آگے آرہا ہے۔

انجینئر محمد علی مرزا صاحب کی انجینئرڈ غلط بیانیاں

مطاعین حضرت معاویہ اگرچہ مرزا صاحب کی شخصیت کا تعارف ہی بنتی جا رہے ہیں لیکن اُس میں اتنا جارہانہ انداز آئے گا ہم اس کا گمان نہیں رکھتے تھے۔ اگر کوئی واضع رافضی ایسی باتیں کرتا تو ہم اس کی طرف شائد اتنی توجہ ہی نہ دیتے کیونکہ ان کی تو دال روٹی ہی اسی سے چلتی ہے۔ لیکن یہ بدگمانیاں اور غلط بیانیاں ایک ایسے آدمی کی طرف سے پھیلائی جا رہی ہیں جو منہج اہل سنت کا داعی ہونے کا دعوی کرتا ہے۔ اسی لئے ہم نے مناسب سمجھا کہ یہ جو احادیث کی تعلیمات کے نام پر ایک منظم غلط بیانی کی جا رہی ہے اس کا سدباب ہونا چاہئے۔ ہم انتہائی نیک نیتی کے ساتھ یہ قدم اٹھا رہے ہیں۔ اللہ ہمارے دلوں کے حال جانتا ہے۔ اس ضمن میں اوپر کی گئی گفتگو کے حوالے سے ہم مرزا صاحب سے کچھ سوالات کرنے کا ضرور حق رکھتے ہیں۔ ان کے جوابات دے کر اپنی غلط بیانیوں کو دور کریں۔

سوال نمبر 1: اس ٹیبل میں الفاظِ روایات ہیں۔ آپ نے "کاتب وحی" عربی کے کن الفاظ کا ترجمہ کیا ہے؟

نام کتاب	حدیث نمبر	الفاظِ روایت
بخاری	3617	فَكانَ يكتبُ لنبی ﷺ
مسلم	7040	وَ كان يكتبُ لرَسُول الله صلی علیه وسلم
مشکواۃ	5898	كانَ يكتبُ لنبی ﷺ
نسائی	4074	كان يكتبُ لرَسُول الله صلی علیه وسلم

سوال نمبر 2: (وہ مرتد) کاتب وحی تھا کوئی عام کاتب وحی بھی نہیں تھا۔ جس نے سورہ بقرہ اور سورۃ اٰل عمران، آپ ﷺ سے خود پڑھی ہوئی تھی --- یہ خط کشیدہ الفاظ آپ کے ہیں۔ بخاری، مسلم، مشکواۃ ،نسائی کی احادیث نمبر 3617/7040/ 5898 /4074(بالترتیب) میں سے کس روایت کے عربی الفاظ کا یہ ترجمہ ہیں؟

سوال نمبر 3 : آپ کے ان الفاظ کا سیاق: پہلے اور دوسرے آدمیوں کے ارتداد کے تسلسل میں آپ کہتے ہیں: اسی طریقے سے ایک تیسرے کاتب وحی بھی ہیں حضرتِ معاویہ ابن ابی سفیان جن کا ذکر صحیح مسلم میں " "اشارتا ملتا ہے کہ کاتب تھے۔ وحی کا لفظ موجود نہیں صرف کاتب۔۔۔

(1)اب ذرا بتائیے کہ **"اسی طریقے سے"** سے آپ کی کیا مراد ہے۔یعنی پہلے دوار تداد اختیار کرنے والوں کی طرح؟

(2)کاتب وحی کے الفاظ تو مندرجہ بالا روایات میں بھی نہیں پھر بھی آپ نے ان کا ترجمہ **کاتب وحی** اور **خاص قسم کا کاتب وحی** کیسے کر لیا۔یہ تو مجھے بھی آپ کی کرامت لگتی ہے۔

سوال نمبر4: آپ کے الفاظ:۔ "یعنی کاتب وحی ہونا اگر کوئی ٹائٹل ہے اور اس ٹائٹل سے کوئی فائدہ ہونا ہوتا تو اس شخص کو ہوجاتا جس کی لاش اٹھا کر مار دی گئی۔یعنی اللہ تعالی آپ ﷺ کی اس خدمت کرنے کی برکت سے بچا لیتا کہ وہ مرتد نہ ہوتا اور یہ غلط حرکتیں نہ کرتا۔ایسا نہیں ہوا۔۔۔"

کیا کاتب وحی ہونا آپ کے نزدیک کوئی اعزاز کی بات نہیں ہے؟(یہ مستقل سوال ہے یہ نہ کہنا کہ او.جی میں نے حفاظت قران کے ضمن میں کہا تھا۔ آپ کو معلوم ہے نا کہ آپ اپنے آپ کو مولانا زبیر علی زئیؒ کے شاگرد سمجھتے ہیں اور اس کو اعزاز کی بات بھی سمجھتے ہیں اور اسی ویڈیو میں اپنے آپ کو ان کی زندہ کرامت بھی کہہ چکے ہیں۔لیکن نبی ﷺ کا شاگرد ہونا آپ کے لئے کوئی ٹائیٹل والی بات نہیں۔کاش آپ پر شیعت کا غلبہ نہ ہوتا آپ بھی میری طرح پکار اٹھتے):

کوئی اپنی عبادت سے صحابی بن نہیں سکتا

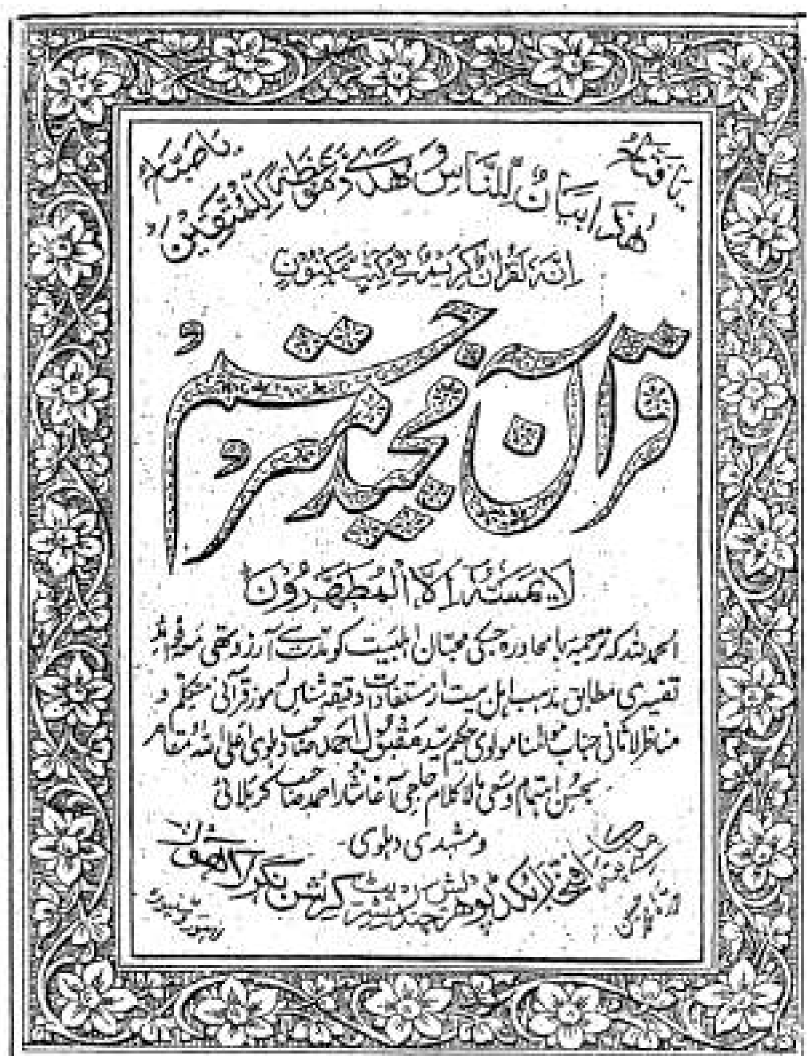
نگاہِ ناز سے ان ﷺ کی چمکتے یہ ستارے ہیں (فیاض)

آپ اکثر گھما پھرا کر بات تشیع کی کسی نہ کسی کمزوری کا دفاع کرتے رہتے ہیں۔حالانکہ بعض باطل مسائل میں آپ ان کی بے جا اور تنخواہ دار ملازم کی طرح وکالت کرتے نظر آتے ہیں۔حالانکہ ان مسائل میں ان کے بڑے بڑے علما ہچکچاتے ہیں۔ان میں ایک مسئلہ تحریف قران کا بھی ہے۔آپ اپنے اسی لیکچر میں فرماتے ہیں:

یہ پراپگنڈا ہے کہ شیعوں کا کوئی اور قران ہے۔آپ ان کی مساجد سے جا کر اٹھا کر پڑھیں یہی قران ہے۔سعودی عرب سے بلو بائینڈنگ اور شام کے رائیٹر طلحہ یٰسین کا ریڈ بائینڈنگ کے ساتھ تہران سے چھپتا ہے

اس ضمن میں مرزا صاحب کو مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات بھی دینے ہونگے:

سوال نمبر 5: جناب مرزا صاحب! میں آپ کی خواہش کے مطابق شیعہ کے امام باڑے سے (مسجد تو مجھے نہیں ملی) قرآن ڈھونڈ لایا ہوں جس میں "قران کریم میں شراب خور خلفا کی خاطر تبدیلی کی بات ہے۔ آپ اس مترجم کو کیا کہیں گے۔ اب یہ نہ کہنا کہ فتوی بازی مولویوں کا کام ہے۔ حالانکہ حضرت معاویہ کے متعلق بات کرتے ہوئے آپ کے گال لال اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔



هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ

قرآن مجید

لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

الحمد للہ کہ ترجمہ با محاورہ جس کی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی مع مختصر
تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی محکم و
مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی حکیم سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ
بحسن اہتمام و سعی بلا کلام حاجی آغا شاہ احمد صاحب کربلائی
و مشہدی دہلوی

فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ ۔ لفظی معنی ہیں کہ اناج کو اُسکی بال میں رہنے دینا ۔ تفسیر صافی میں ہے کہ یہ ایک نصیحت تھی جسکو تعبیر سے کوئی تعلق
نہ تھا حضرت یوسف علیہ السلام کی اس نصیحت سے نہ صرف اہلِ مصر نے فائدہ اُٹھایا بلکہ تمام اہلِ عالم کو ایسا قاعدہ معلوم ہوا جس
سے فائدہ اُٹھاتے ہیں ۔ جس غلّہ کو زیادہ زمانہ تک رکھنا منظور ہو اُسکے محفوظ رکھنے کی اس سے زیادہ اچھی کوئی صورت نہیں کہ اُس
کو اسکی بال میں رکھا جائے ۔ اس نصیحت کی قدر و قیمت تجربہ کار لوگوں سے پوچھئے ۔ ۱۲۰

وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ
... دُبلی پتلی گائیں کھا گئیں اور سات ہری بھری بالوں کو سات سوکھی بالیں لپٹے

اَرْجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۶﴾
... لوگوں کے پاس پلٹ کے جاؤں تو وہ بھی جان لیں (کہ تعبیر بتلانیوالے ایسے ہوتے ہیں)

... تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ
... کہ تم سات برس تک لگاتار کھیتی کرتے رہوگے پس جیسے تم اُس کھیتی کو کاٹو

... هُ فِیْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾
... تھوڑے سے غلّہ کے جو تمہارے کھانے میں آئے باقی سب کو بالوں ہی میں

... یْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ
... اس کے بعد سات برس سختی کے آئیں گے جن میں سوائے اُس تھوڑے

... لْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّا
... بیج وغیرہ کے لئے رکھتے ہو اور جو کچھ جمع کیا ہوگا سب کھا

... وْنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ
پھر اس کے بعد ایک ایسا برس آئیگا کہ جس میں لوگ

ع
۱۶
... اثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَقَالَ
... ب ہو جائیں گے اور جس میں وہ نچوڑیں گے ۔ بادشاہ نے

... ئْتُوْنِیْ بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ
... حکم دیا کہ تعبیر کرنیوالے کو میرے پاس لاؤ جب شاہی قاصد

۱۲۰ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ ۔ تفسیر قمی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کے سامنے ایک شخص نے یہ آیت یوں تلاوت کی ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یَعْصِرُوْنَ یعنی یَعْصِرُوْنَ کو معروف پڑھا (جیسا کہ آپ موجودہ قرآن شریف میں دیکھتے ہیں) حضرت نے فرمایا ۔ وائے ہو تجھ پر وہ کیا نچوڑیں گے آیا شراب نچوڑینگے اُس شخص نے عرض کی یا امیر المومنین پھر میں اُسے کیونکر پڑھوں ۔ فرمایا خدا نے تو یوں نازل فرمائی ہے ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِیْهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیْهِ یُعْصَرُوْنَ یعنی یُعْصَرُوْنَ کو مجہول بتلایا جس کے معنی ہیں یہ فرمایا کہ انکو بادلوں سے پانی بکثرت دیا جائیگا اور دلیل اس امر پر خدا کا یہ قول لائے وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا اور ہم نے بدلیوں سے موسلا دھار پانی اتارا ۔ قول مترجم ۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب قرآن میں غلط اعراب لگائے گئے ہیں تو شراب خوار خلفا کی خاطر یُعْصَرُوْنَ کو یَعْصِرُوْنَ سے بدل کر معنی کو زیر و زبر کیا گیا ہے یا مجہول کو معروف سے بدل کر لوگوں کیلئے اُنکے کرتوت کی معرفت اپنے امام کے حکم سے مجبور ہیں کہ جو تغیر یہ لوگ کردیں تم اُسکو اُسی کے حال پر رہنے دو اور تغیر کرنیوالے کا عذاب کم نہ کرو ان جہاں کو اصل حال سے مطلع کردو ۔ قرآن مجید کو اُسکی اصلی حالت پر لانا جناب صاحب العصر علیہ السلام کا حق ہے اور اُنہی کے وقت میں اصلی پڑھا جائیگا ۱۲

تحریف قرآن کے چند نمونے اور

ولایت علی کے لئے قرآن مقدس میں تبدیلی

تحریف القرآن المقدس لاثبات ولایۃ علی رضی اللہ عنہ

ارادہ کرے کہ ظلم و ستم کے ساتھ حق سے روگردانی کرے اس کو ہم دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ آیت فلاں فلاں اور ابوعبیدہ کے بارے میں نازل ہوئی جو اس عہدنامہ کے کاتب تھے جس وقت کہ کعبہ میں داخل ہوکر اپنے کفر پر اور جو کچھ امیرالمومنینؑ کی شان میں نازل ہوا تھا اس کے انکار پر عہد و پیمان کیا تھا۔ کعبہ کے اندر ملحد ہوگئے اس ظلم کے سبب سے جو جناب رسول خدا اور ان کے ولی علی بن ابیطالبؑ پر کیا تھا تو پھر ستمگاروں کا گروہ رحمت خدا سے دور ہوگیا۔

ایضاً۔ حضرت صادقؑ سے قول حق تعالیٰ اِنَّکُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ یُّؤْفَکُ عَنْہُ مَنْ اُفِکَ کی تفسیر میں روایت ہے کہ بیشک تم اپنے قول میں مختلف ہو۔ حضرت نے فرمایا کہ ان کی گفتگو ولایت حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں تھی۔ وہ شخص جنت سے پھیر دیا جاتا ہے جو علیؑ کی ولایت سے پھرتا ہے۔

ایضاً۔ کلینی اور ابن ماہیار نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی فَاَبٰٓی اَکْثَرُ النَّاسِ بِوَلَایَۃِ عَلِیٍّ اِلَّا کُفُوْرًا یعنی انکار کیا اکثر لوگوں نے ولایت علیؑ سے اور فرمایا کہ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فِیْ وَلَایَۃِ عَلِیٍّ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ اٰلَ مُحَمَّدٍ نَارًا اَحَاطَ بِھِمْ سُرَادِقُھَا یعنی (اے رسول) کہہ دو کہ حق اور قول درست ولایت علیؑ کے بارے میں تمہارے پروردگار کی جانب سے ہے تو جو شخص چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کافر ہوجائے۔ اور ہم نے آل محمد کے ظالموں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے جس کے پردوں نے ان کا احاطہ کرلیا ہے۔

کتاب "تاویل الاحادیث" میں اخطب خوارزمی جو علمائے عامہ سے ہے روایت کی ہے کہ اس نے ابن عباس سے روایت کی ہے ایک جماعت کے لوگوں نے رسول اللہ سے پوچھا کہ یہ آیت کس کے حق میں نازل ہوئی ہے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ مَّغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا یعنی خدا نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ ان لوگوں سے کیا ہے جو ایمان لائے اور اچھے اعمال بجالائے حضرت نے فرمایا کہ قیامت کے روز ایک علم نور سفید درست کیا جائے گا اور منادی ندا دے گا کہ مومنوں کا سردار اٹھے اور اس کے ساتھ وہ لوگ بھی اٹھیں جو محمدؐ کے مبعوث

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ

اردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد سوم

در بیانِ امامت

مؤلفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ

حلقہ ۴۲، لاہور ۸

وصیؑ کے حق کو غصب کریںگے اس وقت خدا نے اس آیت کو ان حضرتؐ کی تسلی کے لئے نازل کیا اور اُن کو وحی کی کہ اے محمدؐ میں نے حکم دیا اور انہوں نے میری اطاعت نہ کی لہٰذا تم رنج نہ کرنا جبکہ وہ لوگ تمہارے وصیؑ کے حق میں تمہاری اطاعت نہ کریں۔

چھٹی آیت :- اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَ ظَلَمُوْا لَمْ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغْفِرَ لَھُمْ وَلَا لِیَھْدِیَھُمْ طَرِیْقًا اِلَّا طَرِیْقَ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا وَ کَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرًا یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ وَاِنْ تَکْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ٥

(پ۶ س نساء آیت ۱۶۸ تا ۱۷۰) یعنی جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اور ظلم کیا تو خدا ان کو کبھی معاف نہ کرے گا اور نہ جہنم کی راہ کے سوا کوئی اور راہ دکھائیگا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ امر خدا پر آسان ہے۔ اے انسانو تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی جانب سے سچا رسول آیا ہے تو تم اس پر ایمان لاؤ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم نے کفر اختیار کیا تو کچھ پرواہ نہیں، جو کچھ آسمان و زمین میں ہے سب بیشک خدا ہی کا ہے اور خدا بڑا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔ کلینی نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ آیت اس طرح نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اٰلَ مُحَمَّدٍ حَقَّھُمْ یعنی جن لوگوں نے آل محمد صلوات اللہ علیہم پر ظلم کیا اور ان کا حق غصب کیا ہے اور دوسری آیت اس طرح ہے۔ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّکُمْ فِیْ وَلَایَۃِ عَلِیٍّ فَاٰمِنُوْا خَیْرًا لَّکُمْ وَاِنْ تَکْفُرُوْا بِوِلَایَۃِ عَلِیٍّ الخ یعنی تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے رسول حق و راستی کے ساتھ ولایت علیؑ کے بارے میں آیا ہے۔ لہٰذا ولایت علیؑ پر ایمان لاؤ تو تمہارے واسطے بہتر ہے اور اگر ولایت علیؑ سے کفر اختیار کروگے تو خدا بے نیاز ہے تم سے کیونکہ آسمان و زمین کی تمام چیزیں اسی کی ہیں۔

ساتویں آیت ، وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ٥ (آیت ۸۲ سورہ بنی اسرائیل پ۱۵) یعنی ہم قرآن سے وہ نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا و رحمت ہے۔ لیکن ظالموں کے لئے اس سے نقصان ہی میں اضافہ ہوتا ہے۔

ابن ماہیار نے کئی سندوں کے ساتھ حضرت باقرؑ و صادقؑ علیہما السلام سے روایت

اور آپ کے اصحاب مراد ہیں ولیعلمن الکاذبین سے مراد آپ کے دشمن ہیں جو اپنے دعوے ایمان میں جھوٹے تھے۔

دوسری آیت : وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا (پ ۱۵ کہف آیت ۲۹) اے رسول کہہ دو کہ حق تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے لہٰذا جو چاہے ایمان لائے اور جو شخص چاہے کفر اختیار کرے بیشک ہم نے ظالموں کے لئے آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے جس کے پردے چاروں طرف سے گھیر لیں گے۔ کلینی اور علی ابن ابراہیم اور عیاشی نے بسند ہائے معتبر حضرت باقر و صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ حق سے مراد ولایت علی بن ابی طالبؑ ہے اور ظالمین سے مراد آل محمد علیہم السلام پر ظلم کرنے والے ہیں۔ اور آیت اس طرح نازل ہوئی ہے انا اعتدنا للظالمین ال محمد حقهم نارا یعنی ہم نے اُن ظلم کرنے والوں کے لئے جنھوں نے آل محمد کا حق غصب کیا ہے جہنم کی آگ تیار کر رکھی ہے۔ ابن ماہیار نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آیت اس طرح نازل ہوئی ہے قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فِيْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ یہاں تک کہ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ اٰلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ نَارًا۔ اس کے معنی وہی ہیں جو گذر چکے۔

تیسری آیت : اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۨ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ (پ ۱۷ سورہ حج آیت ۳۹) یعنی ان کو کافروں سے جہاد کی اجازت دی گئی جن سے کفار لڑتے ہیں اس لئے کہ ہم سے کفر کرنے والوں نے اُن پر ظلم کیا ہے بیشک خدا اُن کی مدد کرنے پر قادر ہے جو ناحق اپنے گھروں سے نکالے گئے اور سوائے اس کے ان کا قصور نہیں تھا کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا پروردگار خدا ہے۔ علی بن ابراہیم نے کہا ہے کہ یہ آیتیں امیر المومنینؑ و جعفرؑ طیار و حمزہؑ کی شان میں نازل ہوئی ہیں اس کے بعد امام حسینؑ کے بارے میں جاری ہے وَالَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ امام حسین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ یزید پلید نے لوگوں کو بھیجا کہ ان حضرت کو پکڑ کر شام لے جائیں تو اُس کے خوف سے حضرت مدینہ سے کوفہ کی

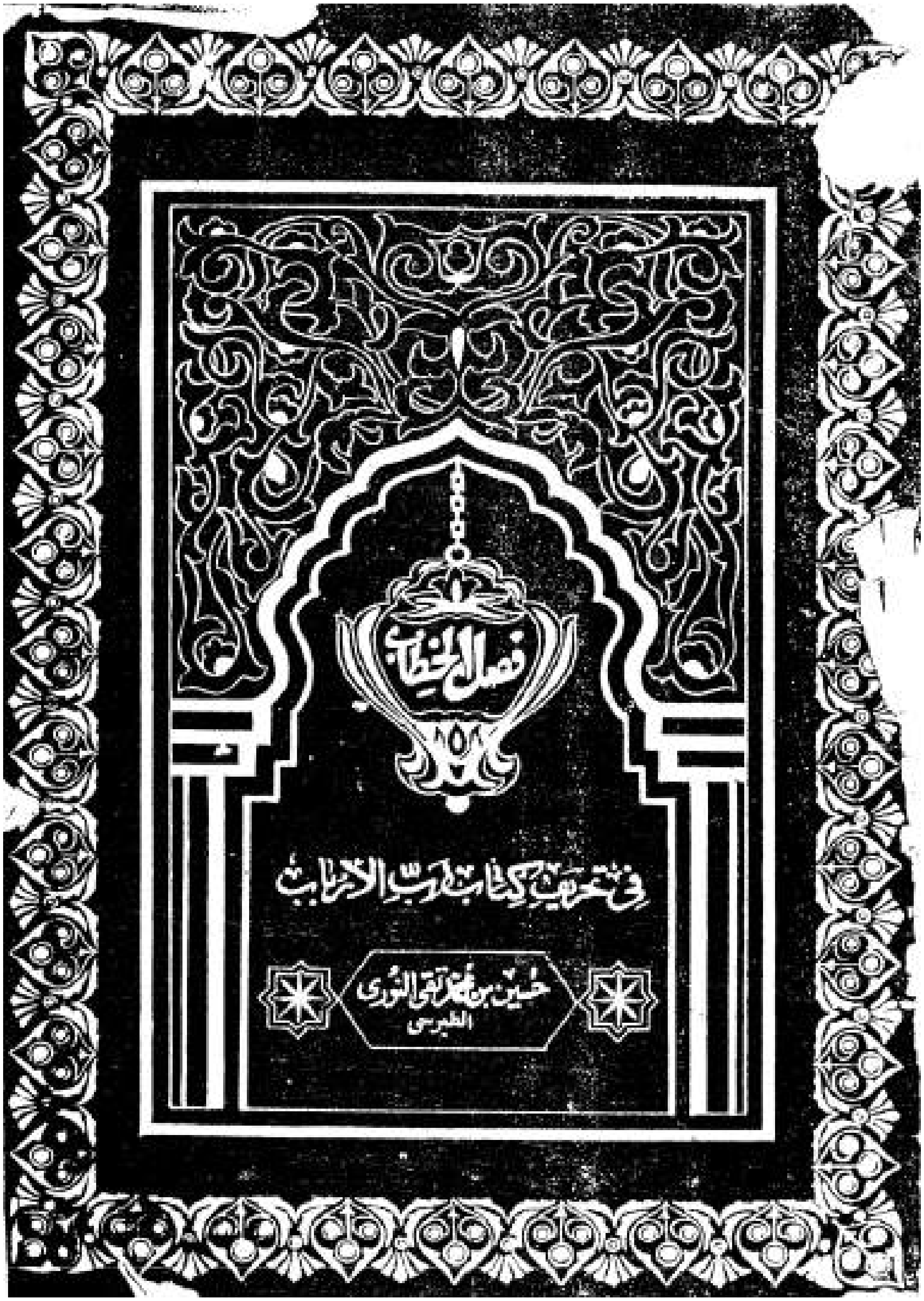
تحریف شدہ سورة العصر

بیالیسویں فصل

اس بیان میں کہ آیات صبر و مرابطہ و تیسیر و عسر ائمہ علیہم السلام اور ان کے شیعوں کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

پہلی آیت، وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ۔ یعنی عصر کی قسم کہ یقیناً انسان گھاٹے میں ہے کمال الدین میں روایت ہے کہ عصر سے مراد زمانۂ خروج صاحب الامر علیہ السلام ہے جیسا کہ اس کے بعد ذکر کیا جائے گا بعضوں نے کہا ہے کہ عصر سے مراد دنیا کا آخری دن ہے اور بعضوں کا قول ہے کہ عصر سے مراد جناب رسول خدا ہیں اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرتے رہے وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (سورہ عصر پ۳۰) اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرتے ہیں۔ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ حضرت صادقؑ اس سورہ کو اس طرح پڑھتے تھے وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِنَّهٗ فِیْهِ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاْتَمَرُوْا بِالتَّقْوٰی وَاْتَمَرُوْا بِالصَّبْرِ یعنی عصر کی قسم کہ آدمی بیشک گھاٹے میں ہے اور یقیناً وہ آخر عمر تک نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور پرہیزگاری اختیار کی اور صبر و شکیبائی اختیار کتاب احتجاج میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے جناب رسول خداؐ نے خطبۂ غدیر میں ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم سورۂ عصر امیرالمومنینؑ کی شان میں ہے اور کمال الدین میں حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ عصر سے مراد زمانہ خروج حضرت قائم علیہ السلام ہے۔ اِنَّ الانسان لفی خسر سے ہمارے دشمن مراد ہیں جو گھاٹے میں ہیں اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنی وہ لوگ جو آیتوں پر ایمان لاتے ہیں و عملوا الصلحت اور برادران مومن کے درمیان اپنے مال میں برابری قائم رکھی ہے و تواصوا بالحق یعنی انہوں نے آپس میں ایک دوسرے کو امامت برحق یعنی ولایت ائمہ طاہرینؑ کی وصیت کی۔ و تواصوا بالصبر۔ علی بن ابراہیم اور ابن ماہیار اور دوسرے مفسرین نے بسند ہائے معتبر انہی حضرت سے روایت کی ہے کہ خداوند عالم نے اپنی مخلوق میں سے اپنے برگزیدہ بندوں کو مستثنیٰ فرمایا ہے۔ یعنی تمام انسان گھاٹے میں ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ولایت امیرالمومنینؑ پر ایمان لائے اور خدا کے فرائض کو عمل میں لاتے اور اپنے فرزندوں اور باقیماندہ لوگوں کی ولایت ائمہؑ کی وصیت کی اور صبر کیا ان تکلیفوں پر جو دین حق اختیار کرنے

تبدیل شدہ سورہ فاتحہ



الخلصين يستنفع على ايمانهم الى ان قال ومن ذلك ما استطرفته من كتاب السياري واسمه ابو عبد الله صاحب
موسى والرضا عليهما السلام وفي قوله صاحب موسى الخ نظر لا يخفى على الناظر ومما يؤيد الاعتماد على ذلك
خصوص كتاب غير انه دان فلنا بعضنا منه بحيث يكثر رواية الشيخ الجليل محمد بن العباس بن ماهيار عنه
كتابه هذا في تفسيره بتوسط احمد بن القاسم عنه ووجود حديث عنه في تفسير [illegible] على ما اعتقد
نقيضهم ومطابقته اكثرها واياها العياشي لما فيه بل لا يبعد اخذ منه الا المتواصل اليناسند الاخبار
المودعة في تفسيره لحذف بعض النساخ لها انفرد به هذا الكتاب فظهر الانكاره فيه فلا باس بنقل ما فيه
على كل حال [illegible] سورة الفاتحة علي بن ابراهيم القمي في تفسيره عن
ابيه عن حماد عن حريز عن ابي عبد الله عليه السلام انه قرأ اهدنا الصراط المستقيم صراط من انعمت عليهم غير
المغضوب عليهم وغير الضالين الخبر ب الطبرسي في مجمع البيان قرء صراط من انعمت عليهم عمر بن الخطاب و
عبد الله بن الزبير وروى ذلك عن اهل البيت عليهم السلام ج احمد بن محمد السياري في كتاب القرآن عن محمد
خالد عن علي بن النعمان عن داود بن فرقد ومعلى بن خنيس انهما سمعا ابا عبد الله عليه السلام يقول صراط من انعمت
عليهم د وعن محمد الحلبي عن ابن سكان عن عبد الحميد الطائي عن زرارة عن ابي جعفر عليه السلام قال سمعته
يقرء صراط من انعمت عليهم هو وعن حماد عن حريز عن فضيل عن ابي جعفر عليه السلام انه كان يقرء صراط من انعمت
عليهم غير المغضوب عليهم غير الضالين و علي بن ابراهيم عن ابيه عن ابن ابي عمير عن ابن اذينة عن ابي عبد الله عليه السلام
[illegible] غير المغضوب عليهم وغير الضالين قال المغضوب عليهم النصاب والضالين الشكاك الذين لا
يعرفون الامام عليه السلام ز العياشي في تفسيره عن محمد بن مسلم قال سألنا ابا عبد الله عليه السلام عن قوله
ولقد آتيناك سبعا من المثاني والقرآن العظيم فقال فاتحة الكتاب من كنز العرش فيها بسم الله الرحمن
الرحيم الآية التي يقول واذا ذكرت ربك في القرآن وحده ولوا على ادبارهم نفورا والحمد لله رب العالمين دعوى
اهل الجنة حين شكروا الله حسن الثواب ومالك يوم الدين قال جبرئيل ما قالها مسلم قط الا صدقه الله واهل
سمائه اياك نعبد اخلاص العبادة واياك نستعين افضل ما طلب به العباد حوائجهم اهدنا الصراط المستقيم
صراط الانبياء وهم الذين انعم الله عليهم غير المغضوب عليهم غير الضالين اليهود والنصارى ح وعن رجل عن ابن
ابي عمير [illegible] قوله غير المغضوب عليهم وغير الضالين وهكذا نزلت قال المغضوب عليهم فلان وفلان وفلان
والضالين الشكاك الذين لا يعرفون الامام ط الطبرسي وقرء وغير الضالين عمر بن الخطاب

قائلین تحریف قرآن کے نام فصل الخطاب میں

قائلین تحریف قرآن کے نام

شیعہ ملّا ــــ حسین نوری ــــ نے فصل الخطاب میں ان شیعہ علماء اور مجتہدین کی ایک بڑی فہرست پیش کی ہے، جو تحریف قرآن کے قائل ہیں مگر اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف چند نام پیش کئے جاتے ہیں۔

۱ الشیخ الجلیل علی بن ابراہیم قمی۔ المتوفی بعد ۳۰۰ ہجری
۲ ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی المتوفی ۳۲۹ ہجری
۳ الثقۃ الجلیل محمد بن الحسن الصفار المتوفی ۲۹۰ ہجری
۴ الثقہ محمد بن ابراہیم النعمانی شاگرد کلینی
۵ الثقۃ الجلیل سعد بن عبداللہ قمی المتوفی ۳۰۱ ہجری
۶ السید علی بن احمد الکوفی المتوفی ۳۵۲ ہجری
۷ الشیخ الجلیل محمد بن مسعود العیاشی قرن ثالث
۸ الشیخ فرات بن ابراہیم الکوفی " "
۹ الثقۃ النقہ محمد بن العباس الماہیار (یہ تلعکبری المتوفی ۳۸۵ ہجری کا استاد ہے)
۱۰ شیخ متکلمین ابو سہل اسماعیل نوبخت (بفتح النون وسکون الواو)
۱۱ شیخ الجلیل ابو اسحاق ابراہیم بن نو بخت
۱۲ رئیس الطائفہ ابو القاسم حسین بن لوح سفیر ثالث المتوفی ۳۲۶ ہجری
۱۳ العالم الفاضل المتکلم حاجب بن لیث بن سراج
۱۴ الثقۃ الجلیل الاقدم فضل بن شاذان (توفی فی ایام حسن عسکری)
۱۵ الشیخ الجلیل محمد بن حسن الشیبانی
۱۶ الشیخ الثقہ احمد بن محمد بن خالد برقی المتوفی ۲۷۴ ہجری
۱۷ الشیخ محمد بن خالد برقی (من اصحاب علی رضا)
۱۸ الشیخ الثقہ علی بن حسن بن فضال (من اصحاب حسن عسکری)
۱۹ الشیخ محمد بن حسن صیرفی (من اصحاب جعفر صادق)
۲۰ الشیخ احمد بن محمد بن سیار
۲۱ شیخ حسن بن سلیمان حلی (معاصر ابن فہد حلی المتوفی ۸۴۱ ہجری)

مرزا صاحب تحریف قران پر چند ایک مقامات کی ہم نے آپ کو رویت کرا دی ہے۔ اگر چہ آپ نے جان بوجھ کر یہ گیند اپنے کورٹ میں پھینکوائی ہے اگر آپ دم بہ دم رافضیت کی وکالت نہ کرتے تو یہ سارے سوالات ہم بین تقیہ بازوں سے کرتے فوٹو سٹیٹ کتمانیوں سے ہر گز نہ کرتے۔

سوال نمبر6۔مرزا صاحب:۔ہم شیعہ کی 2000 سے زائد روایات پیش کرنے کو تیار ہیں جو تحریف پر متواتر ہیں۔ ان کے مقابلے میں آپ سے اور سارے کائنات کے شیعوں سے مطالبہ ہے کہ وہ صرف ایک ہی خبر واحد پیش کریں کہ امام معصوم نے فرمایا ہو کہ یہ قران پاک غیر محرف ہے یعنی تبدیل نہیں ہوا ہے۔

سوال نمبر7۔مرزا صاحب ہم تحریف قران کے قائل کو کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ مانے اس کو بھی کافر کہتے ہیں۔ اچھا آپ اگر سمجھتے ہیں کہ واقعی یہ لوگ تحریف کے قائل نہیں اور اگر کوئی قائل نکل آیا تو میں (محمد علی مرزا) بھی اس کو کافر سمجھوں گا۔ یہ شیعہ لٹریچر کی روشنی میں لکھ کر اعلان کریں اور اس کو اپنی ویب سائٹ پر اپ لوڈ بھی کریں (آمنے سامنے تو آپ نے آنا نہیں) تو پھر ہم آپ کو شیعہ کی متواتر روایات سے ایک لانگ لسٹ پروائڈ کریں گے جس میں بارہ امام بھی ہونگے۔ یہ شیعہ سے آپ کی محبت کا لٹمس ٹیسٹ بھی ہو گا۔(ان شا اللہ)

نوٹ: جواب ضرور دیجیئے گا تا کہ ہمیں بھی پتہ چلے کہ آپ کون ہیں، پڑھ پڑھا کر سنی بنے ہیں یا پیٹ پٹا کر۔

فاتح عرب و عجم، خال المسلمین، مدبرِ اسلام اور کاتب وحی و کاتب نبی ﷺ سیدنا حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہُ کے متعلق

انجینئر محمد علی مرزا صاحب کے پھیلائے گئے انجینئرڈ اور مبینہ نظریات کا تحقیقی جائزہ

انجینئر محمد علی مرزا صاحب بڑے ماتمی قسم کے انداز میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وحی ہونے کا نہ صرف انکار کرتے ہیں بلکہ ایک ذاکر کے انداز میں آپ رضی اللہ عنہ کا ذکر بھی بڑے توہین امیز لہجے میں کرتے ہیں۔ ساتھ ساتھ حب علی رضی اللہ عنہ کا دم بھی بھرتے ہیں۔ حب علی رضی اللہ عنہ تو ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور کوئی سنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ پر فضیلت بھی نہیں دے سکتا لیکن **کیا حُبِ علی کے لئے بغض معاویہ ضروری ہے؟** محدثین

سے چند روایات کو تو نقل کیا جاسکتا ہے لیکن انکی اپنی نقل کردہ روایات کے مطابق ان کا وہی موقف نہیں پیش کیا جاسکتا جو مرزا صاحب ان روایات سے اخذ کر رہے ہیں۔ اگر مرزا صاحب یا کوئی مرزائی (اس مرزائی سے مُراد ان کے پیرو کار ہیں) یہ کہتا ہے کہ نہیں جی، تو پھر آپ سے پوچھا جائے گا کیا اتنی کردار کشی کے بعد کسی کی عدالت قائم رہ سکتی ہے؟ ہر دو صورتوں میں آپ سے واضع دلائل کا مطالبہ کیا جائے گا۔

مرزا صاحب یہ تو مانتے ہیں کہ آپ کو معاذاللہ ان کے باپ نے سفارشی کاتب نبی ﷺ بھرتی کروایا تھا لیکن کاتب وحی ماننے سے ہر چند گریزاں ہیں۔ خیر یہ تو اہل محبت ہی جان سکتے ہیں کہ نبی ﷺ کے وضحیٰ والے چہرے کو ایک نظر سے بحالت ایمان دیکھنا ہی دنیا و مافیھا کی دول اور لذات سے افضل ہے چہ جائے کہ ایک ایسی شخصیت کی تنقیص کی جائے جو کم از کم نبی ﷺ کے خطوط تو لکھا کرتے تھے۔ کیا یہ کم مرتبہ کی بات ہے۔ آپ کا کاتب وحی ہونا ایک ناقابل تردید حقیت ﷺ ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اگرچہ دیر سے اسلام مگر وہ اپنی محنت اور انتھک لگن سے ان سعادت مندوں میں شامل ہو گئے جنھیں قران ازبر یاد تھا۔

1. امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کی گواہی کہ آپ رضی اللہ عنہ کاتب وحی تھے:

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کتابت وحی پر سب سے زیادہ زمہ داری کے ساتھ لگے رہے۔ فتح مکہ کے بعد پھر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کام کو لازمی درجے میں اختیار کر لیا۔ وہ کہتے ہیں "فکا نا ملازمین الکتابه بین یدیه ﷺ فی الوحی وغیرذالک" یہ دونوں حضرات آپ ﷺ کے سامنے کتابت کے لئے ہر وقت موجود رہے خواہ وحی میں سے ہو یا اس کے علاوہ۔ ان کا کوئی اور کام نہ ہوتا تھا۔ (جوامع السیرۃ ص27)

2. علامہ محمد الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو مشہور کاتبین وحی میں شمار کرتے ہیں

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما، یہ دونوں بزرگ ہمیشہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں وحی وغیرہ کی کتابت کیا کرتے تھے۔ اس کے سوا ان کا کوئی کام نہ تھا۔ (تاریخ التشریع الاسامی مترجم ص10)

3. امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا تعارف یوں کراتے ہیں

هو معاويه بن ابی سفيان صخر بن حرب بن اميه بن عبدالشمس بن عبدمناف بن قصی القرشی الاموی ابو عبدالرحمٰن خال المومنين و كاتب وحی رسول رب العالمين ------ و صحب معاوية رسول الله ﷺ وكتب الوحی بين يديه مع الكتب ---(البدايه والنهايه ج8 ص117)

یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مومنوں کے ماموں اور اللہ تعالی کی وحی کے کاتب ہیں۔ انہیں آنحضرت ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور دیگر کاتبین کے ساتھ آپ ﷺ کے سامنے وحی کی کتابت کرتے تھے۔

4. امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کا دہرا کاتب مانتے تھے

كان زيد بن ثابت يكتب الوحی و كان معاوية يكتب للنبی ﷺ فی ما بينه و بين العرب ای من وحی وغيره فهو امين رسول الله ﷺ وربه----(تطہر الجنان ص2)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ صرف وحی لکھا کرتے تھے اور حضرت معاویہ وحی کے ساتھ ساتھ آنحضرت ﷺ اور اہل عرب کے درمیان خطوط بھی لکھا کرتے تھے۔ **کیونکہ وہ اللہ کے رسول ﷺ اور ان کے رب کی وحی کے امین ہیں۔**

5. ڈاکٹر حسن ابراہیم کا بیان

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ایمان واخلاص میں بڑھے ہوئے تھے۔ دعوت محمدیہ ﷺ سے وابستگی اور اس کی طرف سے مدافعت میں بہتوں سے آگے تھے۔ رسول کریم ﷺ کا ان پر بڑا اعتماد تھا۔ آپ نے انہیں بلا کر کتابت وحی کی خدمت سپرد فرمائی۔

(اعلام الاسلام ص365)

6. علامہ عبدالعزیز فرہاروی رحمۃ اللہ علیہ کی گواہی کہ آپ رضی اللہ عنہ کاتب وحی تھے

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے کاتب تھے۔ امام مفتی حرمین احمد بن عبداللہ الطبری نے **خلاصة السير** میں ذکر کیا ہے کہ آپ ﷺ کے 13 کاتب تھے۔ خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما۔ ان میں سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں زیادہ خصوصیت حاصل تھی۔ اور یہ دونوں اس کے زیادہ پابند تھے۔ اور یہ جو کہا گیا ہے کہ ان کا کاتب وحی ہونا ثابت نہیں اور امام القسطلانی کا قول جو انہوں نے اپنی کتاب شرح بخاری میں کیا ہے مردود ہے۔

(الناهيه عن طعن اميرمعاوية)

7۔ چند مزید اہم حوالہ جات

شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (مدارج النبوۃ مترجم ص:930ج:2)، پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ (تحقیق الحق ص:222)، اور اعلحضرت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (بحوالہ شان صحابہ محمد رضوی ص22) نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بارگاہ رسالت کے کاتبوں میں شمار کیا ہے۔

8۔ ڈاکٹر احمد عبد الرحمٰن عیسیٰ کی تحقیق

ڈاکٹر احمد عبد الرحمٰن عیسیٰ استاد جامعۃ امام محمد بن سعود اپنی ایک ضخیم کتاب "الوحی" میں لکھتے ہیں:

"---معاوية بن ابى سفيان يكتب فى التنزيل الحكيم و فيما بين النبیﷺوبين العرب ---
وكان هو معاوية وزيد بن ثابت ملازمين الكتابة بين يدے رسول الله فى الوحى وغيره لا عمل لهما غير ذالک" (كتاب الوحى ص: 66)۔

حضرت معاویہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما آنحضرت کے سامنے ہمیشہ پابندی کے ساتھ وحی وغیرہ کی کتابت کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ ان کا کوئی کام نہ تھا۔

مرزا صاحب بعض متعصب حضرات کی طرح ایک قول کا سہارا لے کر یہ کہہ دیتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی نہ تھے بلکہ وہ آپ کے خطوط لکھا کرتے تھے۔ مرزا صاحب! اللہ آپ کو باادب سنی بننے کی توفیق عطا فرمائے فرض کریں وہ آپ کے خطوط ہی لکھتے تھے تو کیا مکاتیب سرکار مدینہ قرار قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا کوئی معمولی شرف اور سعادت کی بات ہے؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وارشادات وحی خفی نہیں ہیں۔ آپ چہرے کی شکلیں بگاڑ بگاڑ کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی گستاخی کرتے ہیں۔ کبھی کردار کی خرابی کی بات کرتے ہیں اور کبھی شفار شی منشی کہتے۔ آپ شیخ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں چند لمحات بیٹھ کر سارے جہاں کے علما

سے خود کو بلند و بالا سمجھ بیٹھے ہیں جبکہ سرکار ﷺ کی محفل میں بیٹھنے والوں کا آپ کو کوئی پاس نہیں۔ حالانکہ کہاں یہ محفل اور کہاں محفل سید الابرار ﷺ!

صاحب مشکواۃ کے جملوں پر تبصرہ: صاحب مشکواۃ "اکمال فی اسما الرجال" میں لکھتے ہیں:

وهو احدالذين كتبوالرسول الله ﷺ۔و **قيل** لم يكتب من الوحى شيا انما كتب لهُ كتبة"

اور وہ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) ان لوگوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے لئے کتابت وحی کے فرائض انجام دیئے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہوں نے وحی سے کچھ بھی نہیں لکھا۔ اور وہ صرف آپ ﷺ کے خطوط لکھا کرتے تھے۔ **(صفحہ نمبر:617)**

Syntactic Analysis of this Arabic Sentence

Column "B"	Column "A"
اور اپنی تحقیق کے مخالف قول کا ذکر	صاحب مشکوٰۃ کی اپنی تحقیق
و **قيل** لم يكتب من الوحى شيا انما كتب لهُ كتبة	وهو احدالذين كتبوالرسول الله ﷺ
اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہوں نے وحی سے کچھ بھی نہیں لکھا۔ اور وہ صرف آپ ﷺ کے خطوط لکھا کرتے تھے۔	اور وہ (حضرت معاویہ) ان لوگوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے لئے کتابت وحی کے فرائض انجام دیئے
قِيلَ is 3rd person masculine singular passive perfect verb. It means "it has said" (یہ بھی کہا گیا ہے). Who did say? Nobody knows. Whose idea is this? May be a Shia or Shia affected minds. Otherwise the Author is clear in his attempt that Mohavia رضی اللہ عنہ is the writer of wahii.	

اس تفصیل سے یہ واضح ہو گیا کہ صاحب مشکوٰۃ رحمۃ اللہ علیہ اپنی تحقیق میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی تصور کرتے ہیں جبکہ مخالف قول کو قِيلَ سے شروع کرتے ہیں۔ اب معلوم نہیں اس قیل کے قائل سبائی ہیں یا سبائی زدہ۔

9۔ امام شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

ان النبی ﷺ استکبه و هولا یستکب الا عدالاامینا۔ **ازالۃالخفا، ص573**

نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی بنایا تھا۔ اور آپ اسی کو کاتب وحی بناتے تھے جو ذی عدالت اور امانت دار ہوتا۔۔

10۔ اہل تشیع بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی مانتے ہیں

مرزا جی آپ کے ممدوح حضرات بھی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس منصب کا انکار نہیں کر سکے۔ آپ تو ویسے ہی بغض معاویہ رضی اللہ عنہ کا کینسر کلیجے میں پالے ہوئے ہیں۔ اللہ آپ کو اس مہلک بیماری سے شفا دے۔

حوالہ جات: احتجاج طبرسی ص ۔92، معانی الاخبار ص346،تنقیح المقال ص222 ،ابن ابی الحدید ج1ص238

11۔انجینئر محمد علی مرزا کی اپنی گواہی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی تھے

آپ جتنا بھی معاملات کو الجھا لیں، حقائق کو جھٹلا لیں اور سادہ لوح لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک لیں مگر سرور کونین ﷺ کی اس دعا کو کیسے جھٹلائیں گے جو انہوں نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو دی تھی آپ بھی ملاحظہ فرمائیں:

عن عبدالرحمٰن بن ابی عمیرۃ ، و کان من اصحاب رسول اللہ ﷺ عن نبی ﷺ انه قال لما معاویة (اللهم اجعله هادیا مهدیا واهدبه)

ترمذی باب مناقب معاویه بن ابی سفیان، رقم الحدیث (3842) (اسنادہ صحیح) تخریج المشاکة (623)سلسلة الاحادیث الصحیحة (1969)

ترجمہ: روایت ہے عبد الرحمن بن ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ اصحاب رسول ﷺ میں سے تھے کہ نبی ﷺ نے معاویہ کے لئے دعا کی کہ (یا اللہ اسکو ہدایت پر اور ہدایت یافتہ کر دے اور لوگوں کو اس سے ہدایت کر)

اب آیئے اس بات کی طرف جو مرزا صاحب اپنے رنگین تحقیقی پمفلٹس کے اندر غیر دانستہ لکھ گئے ہیں۔ لیکن لاکھ انکار، اور انداز رندانہ ورافضانہ اپنانے کے باوجود اس بات کو نہیں دبا سکے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی تھے۔ مرزا صاحب اپنے 24 اکتوبر 2015 بمطابق 10 محرم الحرام 1437 کو اپنے عربی (مرزا صاحب تو عربی کا ٹائیٹل بھی اپنی طرف سے نہیں لکھ سکے) اور اردو پمفلٹوں میں دو روایتیں اگرچہ مطاعن معاویہ کی دلیل بنا کر لائے ہیں جن کا جواب (ہم مرزا صاحب کا محدثین کرامؒ پر ایک اور جھوٹ) کے عنوان کے تحت دیں گے لیکن یہاں ان کو کیا پتہ تھا کہ اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے صحابی رضی اللہ عنہ کی کرامت جنابِ مرزا کے کاتب وحی کے انکار والے بوگس فلسفے پر صور اسرافیل بن کر پڑنے والی ہے اور مرزا کے تقیہ اور کتمان کی ساری چادروں کو چیر پھاڑ کرنے والی ہے۔

مرزا صاحب کے دو پمفلٹوں کا حوالہ

عربی پمفلٹ رقم 27

وفی روایة دلائل النبوة للبیهقی عن ابن عباس، قال: کنت العب مع الغلمان فاذا رسولﷺقد جاء فقلتُ: ما جاءالا الی فا ختبات علی باب فجاء فخطانی خطاة، فقال: (اذهب فادع لی معاویة وکان یکتب الوحی،۔۔۔۔)

دلائلُ النبوة لِلبیهقی : 2506، قال الشیخ زبیر علیزئی فی توضیح الاحکام جُز-2 والشیخ غلام مصطفٰی ظهیر فی السُنة-49 : اِسناده صحیح

اردو پمفلٹ رقم 27

دلائل النبوة لِلبیهقی کی ایک حدیث میں ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مَیں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ تشریف لائے تو مجھے یہ خیال گزرا کہ آپ ﷺ میری طرف ہی آئے ہیں، چنانچہ میں چھپ گیا، مگر (آپ ﷺ نے مجھے ڈھونڈ نکالا) آپ ﷺ نے مجھے ہلکی سی چپت لگائی اور فرمایا: "جاؤ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلا کر لاؤ" اور وہ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) وحی لکھا کرتے تھے۔

دلائلُ النبوة لِلبیهقی : 2506، قال الشیخ زبیر علیزئی فی توضیح الاحکام جُز-2 والشیخ غلام مصطفٰی ظهیر فی السُنة-49 : اِسناده صحیح

یہاں عربی میں "وکان یکتب الوحی" اور اردو میں "اور وہ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) وَحی لکھا کرتے تھے۔" کے الفاظ کو واضع طور پر ملاحظہ کریں۔ میں اس موقع پر ضرور کہوں گا کہ حقائق مقدس ہوتے ہیں۔ ان کو مسلنے کی کوشش نہ کریں۔ آخر کوئی شرم بھی ہوتا ہے کوئی حیا بھی ہوتا ہے۔

ازروئے قرآن کتابت وحی، منصبِ شرف و فضیلت ہے

فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾	(قران) لکھا ہوا ہے ایسے صحیفوں میں جن کی تعظیم کی جاتی ہے۔
مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾	(وہ صحیفے) بلند مرتبہ ہیں پاکیزہ ہیں۔
بِأَيْدِي سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾	ہاتھوں میں ہیں ایسے کاتبوں کے۔
كِرَامٍ بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾	جو ذی مرتبہ اور پاک باز ہیں۔
قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ﴿١٧﴾	ہلاک ہو انسان کیسا ناشکرا ہے۔

(سورۃ عبس13 ---17)

تفسیر آیات: حضرت شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ ان آیات کی تفسیر یوں بیان فرماتے ہیں:

قران تو وہ ہے جسکی آیتیں آسمان کے اوپر نہایت معزز بلند مرتبہ اور صاف ستھرے ورقوں میں لکھی ہوئی ہیں۔ اور زمین پر مخلص ایمان دار بھی اس کے اوراق نہایت عزت و احترام اوع تقدیس و تطہیر کے ساتھ اونچی جگہ رکھتے ہیں۔ یعنی وہاں اس کو فرشتے لکھتے ہیں اور اسی کے موافق وحی اترتی ہے اور یہاں بھی اوراق میں لکھنے اور جمع کرنے والے دنیا کے بزرگ ترین، پاکباز، نیکوکار اور فرشتہ خصلت بندے ہیں جنہوں نے ہر قسم کی کمی بیشی اور تحریف و تبدیل سے اس کو پاک رکھا ہے۔۔۔ یعنی قران جیسی نعمت عظمیٰ اور کاتبین کی کچھ قدر نہ کی اور اللہ تعالیٰ کا حق کچھ نہ پہچانا۔ (تفسیر عثمانی صفحہ:788)

امت کے فقہا، مفسرین، محدثین اور مورخین تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو کاتب وحی اور دنیا کے بزرگ ترین، پاکباز، نیکوکار اور فرشتہ خصلت بندوں میں شمار کرتے ہیں کیوں کہ:

کاتب وحی تو آپ ہیں خدا کے فضل سے

یہ مرتبہ بھی آپ کو عطا ہوا معاویہ رضی اللہ عنہ **(فیاض)**

مگر وادی جہلم سے اُس پھیلتے ہوئے جُہل کا کیا کیجئیے کہ پھر بھی منصب کتابت وحی کو کوئی چیز ہی نہیں سمجھتا۔اس سیاق وسباق میں اِن صاحب کے اپنے ہی الفاظ کو پڑھیئے اوراِن کو اِن کے جنم دن کی مبارک باد بھی دیتے جایئے۔

"یعنی کاتب وحی ہونا اگر کوئی ٹائٹل ہے اور اس ٹائٹل سے کوئی فائدہ ہونا ہوتا تو اس شخص کو ہوجاتا جس کی لاش اٹھا کر مار دی گئی۔یعنی اللہ تعالی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خدمت کرنے کی برکت سے بچا لیتا کہ وہ مرتد نہ یوتا اور یہ غلط حرکتیں نہ کرتا۔ایسا نہیں ہوا۔۔۔"

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وحی ہونے میں فہمِ اسلاف اور فہمِ علی مرزا

فہمِ اسلاف

حضرت امیرِ معاویہ

کے کاتب وحی تھے

1	امام ابن حزمؒ	جوامع السیرۃ ص27
2	امام ابن کثیرؒ	البدایہ والنھایہ ج8ص 117
3	امام ابن حجر مکیؒ	تطہیر الجنان ص2
4	علامہ فریارویؒ	الناھیہ عن طعن امیر معاویہ
5	ڈاکٹر عبدالرحمن عیسی	کتاب الوحی ص66
6	علامہ محمد الحضرمیؒ	تاریخ التشریع الاسامی ص10
7	شاہ ولی اللہ دہلویؒ	ازالۃ الخفاء، ص573
8	ڈاکٹر حسن ابراہیم	اعلام الاسلام ص365
9	علامہ فرہارویؒ	الناھیہ عن طعن امیر معاویہ
10	ڈاکٹر عبدالرحمن عیسی	کتاب الوحی ص66
11	سید مہر علی شاہ گولڑویؒ	تحقیق الحق، ص222
12	اعلحضرت بریلویؒ	بحوالہ شان صحابہ، ص22

فہمِ علی مرزا

حضرت امیرِ معاویہ

کے کاتب وحی نہیں تھے

جناب مرزا صاحب روایات کو صرف اپنے انداز میں سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

فرمانِ مُحَدِث

مشہور محدث ام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ کے استاد امام ربیع بن نافع ابو توبہ الحلبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

معاوية بن ابى سفيانؓ ستر لاصحاب محمدﷺفاذاكشف الرجل الستر ا اجترى على ما وراه۔

ترجمہ : معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے ایک پر دہ ہیں جب

کوئی شخص اس پردے کو کھول دے گا تو اس پر دہ کے پیچھے جو لوگ ہیں ان پر بھی وہ جرأت کرت گا۔

حوالہ : تاریخ بغداد جلد1 ص209، تاریخ لابن عساکر بغداد جلد16 ص747،

البداية والنهاية جلد8 ص139

اگر شانِ معاویہؓ کو سمجھ جاتے علی مرزا (فیاضؔ)

اگر شانِ معاویہ رضی اللہ عنہ کو سمجھ جاتے علی مرزا

یقینا دل میں کوئی بغض نہ لاتے علی مرزا

مقامِ صُحبتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے گر آشنا ہوتے

تو یہ قرطاسِ ابیض بھی نہ گنواتے علی مرزا

اگر فہم بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی خدا ان کو عطا کرتا

تو نغمہ حق کا ہر موسم میں پھر گاتے علی مرزا

روایاتِ مُحدث کی اگر تطبیق کرپاتے

تو یہ سنگیں غلط فہمی نہ پھیلاتے علی مرزا

کوئی تحقیق میں ان کی پھر تشکیک نہ کرتا

اگر یک رنگی سی تحقیق نہ کرتے علی مرزا

اگر چشمِ روافض سے نہ پڑھتے ان کی سیرت کو

جُدا بھائیوں کو ہر گز پھر نہ دکھلاتے علی مرزا

اگر گستاخ لہجے میں بیاں ان کا وہ نہ کرتے

تو نہ فیاضؔ سے اشعار لکھواتے علی مرزا

قطعہ

دیکھو یہ بدنصیب ستاروں کو بھونکتے ہیں	**یعنی رسولؐ پاک کے یاروں کو بھونکتے ہیں**
عقل و خرد کے اندھے ، شیطان کے یہ بندے	**اسلام کے چمن کی بہاروں کو بھونکتے ہیں**

(فیاضؔ)